

میں، وہ اس شعر میں تامل کریں کہ اس مضمون کہنے کو کیا آب و دیا ہے! مطلب تو یہ ہے کہ میں جب انھیں وعدہ یاد دلاتا ہوں وہ کہتے ہیں، یاد نہیں، مگر اس مطلب کو ملامت گر کی زبانی ادا کیا ہے، یعنی خبر کے پہلو کو ترک کر کے مضمون کو انشاء کے سانچے میں ڈھالا ہے۔

تیرے توسن کو صبا باندھتے ہیں	ہم بھی مضمون کی ہوا باندھتے ہیں
آہ کا کس نے اثر دیکھا ہے	ہم بھی اک اپنی ہوا باندھتے ہیں
تیری فرصت کے مقابل اے عمر!	برق کو پا بہ حسنا باندھتے ہیں
قیدِ ہستی سے رہائی معلوم	اشک کو بے سر دیا باندھتے ہیں
نشہ رنگ سے ہے واشدِ گل	مست کب بندِ قبا باندھتے ہیں
غلطیہاے مضامین، مت پوچھ	لوگ نالے کو رسا باندھتے ہیں
اہل تدبیر کی واما نگسیاں	آہلوں پر بھی حنا باندھتے ہیں
سادہ پرکار ہیں خواباں، غالب!	ہم سے سپیان و نما باندھتے ہیں

۱۔ لغات۔ توسن: گھوڑا۔ کلیں کرنے والا گھوڑا

ہوا باندھنا: جھوٹی ساکھ قائم کرنا۔

شرح :- اے محبوب! جس کلیں کرنے والے گھوڑے پر تو سوار ہے

ہم سے اسے صبا کے ساتھ تشبیہ دے دی ہے۔ اس طرح اپنے مضمون کے لیے